9028 ـ کسی دوسرے کی مدد سے بغلوں کے بال صاف کرنا

سوال

کیا کوئی دوسری عورت میری بغلوں کے بال صاف کر سکتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کے لیے فطرتی سنتیں مشروع کی ہیں، جو کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی درج ذیل حدیث میں بیان ہوئی ہیں:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" دس چیزیں فطرت میں سے ہیں: مونچھیں کاٹنا، داڑھی بڑھانا، اور مسواك کرنا، اور ناك میں پانی چڑھانا، اور ناخن کاٹنا، انگلیوں کے پورے دھونا، اور بغلوں کے بال اکھیڑنا، اور زیرناف بال مونڈنا، اور پانی سے استنجا کرنا "

زکریا رحمہ اللہ کہتے ہیں: مصعب کہتے ہیں کہ میں دسویں بھول گیا ہو سکتا ہے وہ کلی کرنا ہو"

صحیح مسلم حدیث نمبر (261).

انتقاص الماء: یعنی استنجا کرنا.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے بعض کے لیے وقت مقرر کیا ہے کہ یہ اشیاء چالیس یوم سے زیادہ دیر تك نہ چھوڑی جائیں، جیسا کہ درج ذیل حدیث میں بیان ہوا ہے.

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے مونچھیں کاٹنے، اور ناخن اتارنے، اور بغلوں کے بال اکھیڑنے، اور زیرناف بال مونڈنے میں وقت مقرر کیا کہ ہم انہیں چالیس راتوں سے زیادہ نہ چھوڑیں "

صحيح مسلم حديث نمبر (258).

دوم:

مرد كے ليے مرد اور عورت كے ليے عورت كى شرمگاہ ديكھنى جائز نہيں ہے.

ابو سعيد خدرى رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" نہ تو كوئى مرد كسى مرد كى اور نہ ہى كوئى عورت كسى عورت كى شرمگاہ ديكھے، اور نہ ہى كوئى مرد كسى مرد كے ساتھ ايك ہى كپڑے ميں اكٹھے سوئيں، اور نہ ہى كوئى عورت كسى عورت كے ساتھ ايك ہى كپڑے ميں اكٹھى سوئے "

صحيح مسلم حديث نمبر (338).

امام نووى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اس حديث ميں مرد كا مرد كى شرمگاہ اور عورت كى شرمگاہ كى طرف ديكھنے كى حرمت پائى جاتى ہے، اور اس ميں كوئى اختلاف نہيں، اور اسى طرح مرد كا عورت كى شرمگاہ، اور عورت كا مرد كى شرمگاہ ديكھنا بالاجماع حرام ہے.

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے مرد كا عورت اور عورت كا مرد كى شرمگاہ كى طرف ديكھنے كى حرمت كى بطريق اولى تنبيہ كى ہے.

اور اس سے خاوند اور بيوى مستثنى ہيں، كيونكہ وہ دونوں ايك دوسرے كے ستر اور شرمگاہ كو ديكھ سكتے ہيں، اور رہا مسئلہ محرم كا تو اسميں صحيح يہى ہے كہ وہ گھٹنے سے نيچے اور ناف سے اوپر ايك دوسرے كو ديكھ سكتے ہيں.

ان كا كہنا ہے: جو كچھ بھى ہم نے ذكر كيا ہے وہ بغير كسى ضرورت كے حرام ہوگى، اور جو جائز كہا ہے وہ شہوت كے بغير جائز ہوگا.

ديكھيں: فتح البارى (9 / 339).

سوم:

عورت كسى دوسرى عورت كى بغلوں كے بال اتار سكتى ہے؛ كيونكہ عورت كى بغليں كسى دوسرى عورت كے ليے ستر ميں شامل نہيں ہوتى، ليكن شرط يہ ہے كہ جب فتنہ سے امن ہو، يعنى وہ عورت پرفتن نہ ہو، اور وہ عورت اپنے

خاوند یا کسی اور عورت کو اس عورت کے جسم کی صفات نہ بتائے.

دیکھیں: تفسیر ابن کثیر (3 / 258).

چہارم:

اور رہا مسئلہ بغلوں کے بال اکھیڑنے کی بجائے کسی پاؤڈر یا کریم وغیرہ سے صاف کرنا تو اس کے متعلق مستقلی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا مرد اپنی بغلوں یا زیرناف بال صاف کرنے کے لیے پاؤڈر یا کریم وغیرہ استعمال کر سکتا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

جی ہاں بغلوں اور زیرناف بال صاف کرنے کے لیے اس کا استعمال کرنا جائز ہے.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (5 / 171).

واللہ اعلم .